شاہد تسنیم۔ ایم۔ اے

کیا مرزا قادیانی انگریز کا ایجنٹ تھا؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے برطانوی آلہ کار ہونے کے بارے میں فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ وہ کونسے بنیادی لوازم ہیں جن کو پورا کرنے کے بعد ایک شخص کسی غیر ملکی سامراجی طاقت کا آلہ کار کہلا سکتا ہے، یہاں یہ بھی خیال رہے کہ ہم کسی عام آدمی کی بات نہیں کر رہے کسی عالم، مفتی یا مجتہد کی بات نہیں بلکہ مجددیت، مسیحیت اور نبوت کے مدعی کا ذکر کر رہے ہیں۔ ہم اس مدعی کے اخلاق، حسنِ معاشرت، اور روزمرہ کے معاملات سے قطع نظر اس کی سیاسی روش پر ایک نظر ڈالیں گے تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے مرزا غلام احمد کو برطانوی سامراج کا آلہ کار کہا جاتا ہے اور وہ "اوصاف حمیدہ" اور لوگوں میں موجود نہ تھے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے برطانوی سامراج کے تمام مظالم اور ان کی سیہ کاریوں پر الفاظ کی ایسی ملمع کاری کی کہ ان کی تمام جیرہ دستیوں کو بڑا احسان سمجھا جانے لگا، آپ نے اپنی کتب، ملفوظات اور اشتہارات میں برطانوی سامراج کی اس قدر مدح سرائی کی، اور ان کے لئے عقیدت و محبت کے ایسے الفاظ استعمال کیے کہ اُن کی غلط کاریوں پر پردہ ڈال دیا گیا، آپ نے برطانوی حکومت کو خدا کا بہت بڑا احسان قرار دیا فرماتے ہیں:۔

> "اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس نے ہمیں انگریزوں کی سلطنت میں پیدا کیا ورنہ اگر اسلامی سلطنت ہوتی تو ان مولویوں ہی کے قابو میں ہوتی جو ہماری نسبت قتل اور کفر کے فتوے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو

بھیج دیا کہ جنھوں نے کل مذاہب کو آزادی دے دی اور ہمارے لئے ایسا ملک چن لیا کہ جس میں کل مذاہب کا مجموعہ موجود ہے اور ہم یہاں رہ کر وہ کام کر سکتے ہیں جو کہ مدینہ میں رہ کر نہ کر سکتے۔" ۱؎

دوسرے یہ کہ مرزا صاحب نے انگریز کے لئے ایسی خوشامدانہ اور عاجزانہ زبان اختیار کی کہ ایک غیرت مند مسلمان جس نے برطانوی سامراج کے ظلم وستم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو کسی طرح بھی سننا گوارا نہیں کر سکتا، مرزا صاحب جوشِ وفاداری میں فرماتے ہیں:-

"اللہ اکبر یہ کس قدر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے پھر ایسے احسان پہ اور ایسے انعام صریح پر بھی اگر کوئی دل گورنمنٹ انگریزی کا احسان محسوس نہیں کرتا وہ دل بڑا کافر نعمت اور نمک حرام اور سینے سے چیر کر نکال دینے کے لائق ہے۔" ۲؎

یہ تحریرات کسی جھوٹی خوشامد کا نتیجہ نہ تھا بلکہ سرکار انگلشیہ کے عظیم احسانات کے بوجھ تلے دبنے کے بعد یہ فرمایا گیا، آپ کا ارشاد ہے:-

ہم بار بار اپنی تصنیفات میں اور اپنی تقریروں میں گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانوں کا ذکر کرتے ہیں، کیونکہ ہمارا دل واقعی اس کے احسانات کی لذت سے بھرا ہوا ہے احسان فراموش نادان اپنی منافقانہ فطرتوں پر قیاس کر کے ہمارے اس طریق عمل کو جو صدق و اخلاص سے پیدا ہوتا ہے جھوٹی خوشامد پر محمول کرتے ہیں۔" ۳؎

تیسری دلیل جو مرزا صاحب کے سامراجی آلہ کار ہونے کے بارے میں دی جاتی ہے وہ مسئلہ جہاد سے

۱؎ ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم، مؤلفہ بابو منظور الٰہی مرزائی فریق لاہور، کوآپریٹو پریس لاہور، ۱۳۵۲ھ ص ۲۶۶

۲؎ الحکم قادیان، مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۰ء

۳؎ ملفوظات احمدیہ شائع کردہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام انڈس سٹیم پریس لاہور ص ۴۵

متعلق ہے آپ نے مسلمانوں کے حریت پسندانہ جذبات کو کچلنے کے لیے جہاد کے خلاف باقاعدہ لٹریچر مہیا کیا اور انگریز کے سیاسی مفادات کے خلاف اٹھنے والی چھوٹی سے چھوٹی تحریک کو بھی بغاوت قرار دیا، ہمیں اعتراف ہے کہ بعض علماء نے انگریز کے خلاف جہاد نہ کرنے کا فتویٰ دیا لیکن ایسے فتوؤں کا مرزا صاحب کی تحریروں سے مقابلہ کرنا عبث ہے کیونکہ آپ کا دعوےٰ تھا کہ آپ خدا کے نبی، مسیح اور عظیم مصلح ہیں، اس سے بھی بڑھ کر آپ کی برطانوی سامراج کے لیے یہ خدمت ہے کہ آپ نے باقاعدہ طور پر جہاد کی مخالفت میں ایک ایجنسی قائم کی اور دنیا کے تمام مسلمانوں کے خلاف ایک سازش تیار کی، مسلمانوں کے حریت پسندانہ جذبات کو کچلنے کے لیے جہاد کی مخالفت اور برطانوی سامراج کی مدح و ستائش میں فارسی اور عربی میں مواد تیار کر کے سامراجی ایجنٹوں کے ذریعے اسلامی ممالک میں پھیلایا، سامراجی حکومت کو آسمانی برکت قرار دیا اور اس سلطنت کے خلاف لڑائی کا خیال رکھنا بغاوت بنایا گیا فرماتے ہیں :-

"میں بذاتِ خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیرخواہی گورنمنٹ برطانیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔" [۵]

اس سے بڑھ کر اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں :-

"ان مولویوں کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے جمہوری اتفاق سے اس مسئلہ کو اچھی طرح شائع کریں اور ناواقف اور جاہل لوگوں کو فہمائش کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیرِ سایہ وہ امن اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اس کے عطیات سے ممنونِ منت اور مرہونِ احسان ہیں اور یہ مبارک سلطنت نیکی اور ہدایت پھیلانے میں کامل مددگار ہے پس اس کے خلاف محاربہ کے خیالات رکھنا سخت بغاوت ہے

---

[۵] تبلیغ رسالت جلد ششم، مؤلفہ میر قاسم علی قادیانی، فاروقی پریس قادیان، ص ۶۵

اور یہ قطعی حرام ہے وہ اپنے قلم اور زبان سے جاہلوں کو سمجھائیں اور اپنے دین کو بدنام کر کے دنیا کو ناحق کا ضرر نہ پہنچائیں ہم تو گورنمنٹ برطانیہ کو آسمانی برکت سمجھتے ہیں اور اس کی قدر کرنا اپنا فرض!" لہ

مرزا صاحب کے برطانوی استعمار کے ایجنٹ ہونے کا ایک اور ناقابلِ تردید ثبوت یہ ہے کہ آپ نے تقریباً ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک ۲۸ سال جو سیاسی کاروبار کیا اس میں ایک دفعہ بھی انگریز کی سیاست پر کوئی رائے زنی نہ کی۔ آپ کی وحی، الہامات، کشوف اور رویا کی ایک ضخیم کتاب تذکرہ کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ اس سے پہلے ان کی وحی اور الہامات کا مجموعہ بابو منظور الٰہی مرزائی نے البشریٰ کے نام سے طبع کرایا تھا جو ضخامت میں کچھ کم تھا، اس وحی کو شروع سے آخر تک دیکھ جائیں کسی بھی جگہ اشارے کنائے کے انداز میں اور کشوف و رویاء کی زبان میں بھی انگریز کی سیاسی پالیسی پر نکتہ چینی نہیں کی گئی، نہ جانے خدا نے برطانوی ظالموں کی سیاسی سیاہ کاریوں پر خاموشی کیوں اختیار کئے رکھی؟ تعجب آتا ہے، نبی تو اپنے ارد گرد کے سیاسی، معاشی، سماجی اور دینی ماحول کو یکسر بدلنے کا فریضہ انجام دیتا ہے فرسودہ نظام کے بُت کو توڑ دیتا ہے مُردہ قوم کو شوکت و عظمت کا پیغام دیتا ہے اور ان کو تابناک مستقبل کا مژدۂ جاں فزا سُناتا ہے یہ واحد مدعی نبوّت ہے جس نے مُسلمانوں کے سیاسی مستقبل کو تاریک بنانے کی سازش کی۔ ان کی پستی، ذلّت اور محکومی کے لئے الہامی سند مہیا کی۔ برطانیہ کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کی بلندی اور ارفع اقدار کو داؤ پر لگایا، اور ان کو فضول اور مبہم بحث و تمحیص کے غار میں دھکیل کر ان کی فعال توانائیوں کو پامال کیا۔ آپ نے انگریز کے خلاف جذبات رکھنے والوں کے لئے احسان فراموش اور حرامی جیسے لفظ استعمال کئے، برطانوی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے، اخلاق و شرافت کو بالائے طاق رکھ دیا، جماعت کو پے در پے نصیحتیں کیں کہ وہ انگریز کی کامل اطاعت اور غلامانہ وفاداری کے عملی ثبوت مہیا کریں، خود علماء حق کے خلاف محاذ قائم کیا اور حد یہ کہ ان کی سیاسی سرگرمیوں پر نظر رکھی اور مخبری کا فریضہ انجام

لہ تقریر مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ الحکم قادیان جلد ۴ ص ۱۴

دیا، آپ نے برطانوی سامراج کی خدمت کا حق ادا کر دیا اور بڑے فخریہ طور پر کہا کہ پورے ہندوستان میں ایسا کوئی فرد نہیں جس نے یہ خدمت انجام دی ہو، مرزا محمود نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ انگریز کا ان کے خاندان سے باقاعدہ معاہدہ تھا کہ وہ اس خاندان کو نوازیں گے برطانوی آقاؤں کی جو خدمت مرزا صاحب نے کی وہ ہندوستان کے کسی بھی ٹوڈی خاندان کے حصہ میں نہ آئی اور کوئی بھی مولوی یا سیاسی لیڈر، فنا فی الافرنگ، ہونے کا اتنا بلند معیار پیش نہ کر سکا، کیا اس کے بعد بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی انگریز کا ایجنٹ تھا اور اگر کوئی کسر ہو تو آپ کے فرزند ارجمند مرزا بشیر الدین محمود کے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۷ء تک کے مجموعی سیاسی کردار اور قادیانی جماعت کی سیاسی کارکردگیوں پر ایک نظر ڈال لی جائے، افسوس برطانوی استعمار کے اس خود کاشتہ پودے کے متعلق انتہائی خفیہ اور کانفیڈنشل ریکارڈ مرزا محمود اور انگریز کی ملی بھگت سے انڈیا آفس لائبریری، وزارت خارجہ برطانیہ کے ریکارڈ آفس اور برٹش میوزیم سے غائب کرا دیا گیا تاکہ مستقبل کا کوئی مورخ اس اسلام دشمن، صیہونیت نواز تحریک پر قلم اٹھائے تو اس کو خفیہ ریکارڈ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکے اور اس سیاسی تحریک کے حقیقی خدوخال نمایاں نہ ہو سکیں اس کے باوجود مرزا صاحب کی پچاس الماریاں جو انھوں نے سامراج کے حق میں لکھیں ان کے سامراجی آلہ کار ہونے کے زندہ جاوید ثبوت مہیا کرتی ہیں :

فتاویٰ ثنائی

دو خوبصورت مضبوط رنگین جلدوں میں بہترین کتابت، اعلیٰ طباعت، نفیس اور سفید کاغذ رنگین اور خوشنما گٹ اپ کے ساتھ بڑے سائز کے سولہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ؛

اس فتاویٰ کی کل قیمت ... ... ۵۵/- روپے